

پروپوزیشن فقہ

2020

2020

سوال النمبر (1)

جز (الف)

ترجمہ کریں:

یہ بات، خوب جان لو کہ

اصول شرع تین ہیں

(i) کتاب اللہ (ii) سنت رسول

(iii) اجماع امت

اصول فقہ کی بجائے اصول شرع کہنی دے؟

صاحب کتاب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اصول فقہ کی

بجائے اصول شرع اس لیے فرمایا ہے کہ کتاب اللہ

سنت رسول اور اجماع تینوں جس طرح فقہ

اصول ہیں اسی طرح علم فلا کے ہیں اصول ہیں لفظ

شرع احکامات پر یعنی علم فلا احکامات پر احکامات

یعنی علم دینوں کو شامل ہیں اور فقہ مشاخرین کے

نزدیک فقہ احکامات پر کو شامل ہوتا ہے نہ احکام

نظر (علم فلا) لہذا اگر صاحب کتاب رحمہ اللہ

اصول شرع کی بجائے اصول فقہ فرمادے تو یہ

شرع ہوتا کہ کتاب اللہ سنت رسول اور اجماع

خامیوں پر فقہ کے اصول ہیں نہ کہ علم فلا کے حالانکہ

یہ غلط ہے کیونکہ تینوں جس طرح فقہ کے اصول

ہیں اسی طرح علم فلا کے اصول ہیں مطلب اس

اس ویر کو فقہ کے اصول ہے صاحب کتاب نے اصول

شرع فرمایا اور اصول فقہ نہیں

الشرع کے الف لام میں احتمالات:

لفظ الشرع کے الف لام میں تین احتمالات ہیں

لفظ شرع مصدر ہے اور اسم فاعل کے معنی میں ہے جس

شرح لفظ عدل یا دل کے معنی میں بیوٹا ہے الف لام عہد

کے لیے ہے اور معبود رسول اللہ علیہ السلام و سلم کی ذات

یہ مطلب یہ کہ وہ دلائل جس کو شارع علیہ السلام نے

دلیل بنایا

لفظ الشرع مصدر بیو اور اسم مفعول

یعنی المشرع کے معنی میں ہے الف لام جنسی بیوٹو

اس ہجرت میں معنی بیوٹا احکام شرع کے دلائل میں ہیں

بشر ہے کہ لفظ الشرع مصدری معنی میں نہ ہو

بلکہ دین کا اسم یا مصدر بیو الف لام عہد کا بیوٹو اس

ہجرت میں الشرع دین اور قویہ یعنی دین نئی ہوگا

بیوٹا اور مطلب نہ ہوگا کہ شریعت کے دلائل تین ہیں

شواہد کا مختار قول ہے

شارح کے نزدیک لفظ الشرع

کے الف لام کے تینوں احتمالات میں سے شریعہ احتمال مراد

لینا زیادہ اولیٰ ہے کیونکہ اس ہجرت میں مصدر کو اسم

فاعل کے معنی میں لینے کا تکلف نہیں کرنا

بیوٹا اور علامہ شاولیٰ سے زیادہ محفوظ ہے وگاہ اس لیے

شریعہ احتمال اولیٰ ہے

فہم کثیر عبارت کی ترکیب

خط کثیر عبارت الکتاب والسنہ اور اجماع

امد کی ترکیب میں دو احتمال ہیں

یہ عبارت صاقبل لفظ ثلثہ سے بدل ہے

یہ عبارت محو بیان ہے

(۱) کتاب

پانچ سو آریارہ مراد ہیں جو اذکار
مشتل ہیں کیونکہ ہاشمی قصہ میں امثلہ ہر مشتل ملا ہے

(۲) سنت

تہا اگر احادیث مبارکہ مراد نہیں ہیں بلکہ
شیں ہزار احادیث مبارکہ مراد ہیں جن کا تعلق احکام شرعیہ
سے ہے

(۳) اجزاء

اجزاء امرت سے مراد نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کی امرت کے نیک لوگ مجتہدین مراد ہیں اور
مطلقاً امرت ہرگز نہیں مراد

سوال اخیر (۲)

(الف)

عملت کا ترجمہ کریں؟

اعد جو تھی تقسیم مراد
کہ واقف بیوز کے طریقوں کی مصروفیت میں ہے یعنی یوتھی
تقسیم مراد نظم سے مجتہد کے واقف بیوز کے طریقوں کی
پہچان میں ہے

تقسیم اربعے کی اقسام

(۱) عبارت النہی (۲) اشارت النہی (۳) دلالت النہی
(۴) اقتداء النہی

(ب)

اعتراف کا جواب؟

یہ جو تھی تقسیم کو کتاب اللہ کی تقسیمات میں شمار
کرنا درست نہیں ہے اس لیے کہ کتاب اللہ کی تقسیمات
در حقیقت ظہور و صہنی کی تقسیمات ہیں نہ جو تھی
تقسیم و قوف کی تقسیم ہے اور واقف بیوز

محمد بن کی لغت ہے ہر اسے کتر میں لکھا، اللہ کی نقیلا (۱)
 میں شمار کرنا اور سن نہ ہوا

جواب

خواہ مراد نظم ہر واقعہ ہو یا نظائر
 محقق محمد بن کی لغت ہے مگر وہ معنی کے حال کی طرف راجع
 ہے یعنی محقق یہ دیکھ گا کہ وہ مراد کس طرح ثابت ہے
 یا اشارۃ الفہم ہے سے ثابت ہے دلالت النہر ثابت ہے
 یا افتضاء النہر سے ثابت ہے اس طرح معنی کے واسطے سے
 فقط کی طرف راجع ہے محقق بن کا علم موقعہ ف چونکہ
 لفظ اور معنی دونوں سے مستفاد ہے اس طرح یہ تقسیم الیہ
 ہو کر حقیقت نظم کے معنی کی ہے مگر اس تقسیم معنی الیہ
 اصداف و راجع ہے اس لیے اس تقسیم کو معنی کی تقسیم قرار
 دیا گیا

سوال النہر (۳)

(جز الف)

خاں کے حکم کی ہیں لفظ قلعا ڈو کی وجہ
 خاں کا حکم یعنی خاں کا اثر یہ ہے کہ خاں اپنے
 محبوں کو قطعی امد یعنی خود پر اس طرح شامل
 ہوتا ہے کہ اس میں غیر کا احتمال بالکل نہیں ہوتا چنانچہ جسے
 ہم کہتے ہیں زیدی اسم ہے تو اس میں زید خاں ہے امد غیر کا
 احتمال نہیں رکھتا جو کسی کہ دلیل کی بنیاد پر یہ امد کا اسم بھی
 خاں ہو جو بالکل اسی طرح غیر کا یہاں احتمال نہیں
 رکھتا جو دلیل سے سدا ہوا حاصل دونوں مکملوں میں سے ہر ایک
 اپنے مدلول امد محبوں معنی کو قطعی خود پر ثابت ہے

(ب)

خامں خواہ بیان تفسیر کا احصال نہیں
 اکھٹا مگر بیان پھر تقریر اور بیان تفسیر کا احصال
 اکھٹا ہے اس لیے یہ دونوں بیان قطعاً ہیرو لہ یعنی
 اور ہیروز کے منافی ہیں اس لیے کہ بیان تقریر پھر
 دلیل کے بعد ہیروز دے گا احصال کو دہ کرنا ہے
 وہ خامں جس کو بیان تقریر لاشیونہ یونہی یوسفہ بیان
 تقریر کے بعد حکم یوسفہ کا حصہ ہے جائے زید زید میں
 دوسرے زید کو ذکر کرنے کی وجہ سے یہ ہے کہ احصال پر
 کہ زید نہ آیا یوسفہ اس کا جائی آیا یوسفہ زید کے بھائی
 کو جواز زید کے ساتھ نصیر کر دیا گیا یوسفہ زید کے ذکر
 کرنے کے بعد یہ احصال ختم ہو گیا یوسفہ زید کی آمد بخند
 ہو گئی باقی رہا بیان تفسیر تو اس کا احصال پر
 ہوا کہ اکھٹا ہے فوراً وہ قدام قطعاً ہیرو لہ یعنی یوسفہ
 انتہی حال تو ان دخلت ہمارے میں ان دخلت الدار
 کہ نصیر انتہی حال تو ہے فوراً خلاف واقع ہو جاتی ہے
 مگر ان دخلت ہمارے میں اس کے حکم کو متفسیر کر دیا
 اور فوراً خلاف واقع ہونا کو ہو کر دیا اس طرح
 تنخیر کو تعلیق سے بدل گئی یعنی اس میں تنخیر کا
 احصال ہو قدام اکھٹا ہے

سوال انش (۶)

(الف)

مبارت پر اعتراف ترجمہ ؟

وَالْكَفَّارُ مَنَّا طَبْعُونَ بِالْأَمْرِ

بِالْإِشْهَانِ وَالْمَشْرُوعِ مِنَ الْعُقُوبَاتِ، وَالْمَعْلُومَاتِ لَا تَنْ

أَقَابِرَ بِإِشْهَانٍ فِي الْوَأَقِعِ لَا يَكُونُ إِلَّا لِلْكَفَّارِ

ترجمہ

کفار ایمان لانے اور عفو بارش اور معاملات

کے حوالے احکام جاری لانے کے مخالف ہیں اس لیے ایمان لانا

کفار کے ساتھ محض ہوں یہ

عزیز صاحب کتاب؟

صاحب کتاب فرماتے

ہیں کہ ایمان لانا اور حدود و قصبات میں اور معاملات میں

متعلق احکام بحال لانے کے مخالف ہیں کیونکہ ایمان لانے کا امر

اہل ایمان کے لیے ہے ایمان والوں کو نہیں ہے مومن تو

ایمان لانے کے حدود و قصبات میں اور معاملات میں مخالف ہیں

ہیں

جواب

سوال؟

یہ ہے کہ جب ایمان لانے کے مخالف ہیں

کفار میں تو اہل ایمان کو اس ارشاد میں ایمان لانے

کا حکم کون دیا گیا ہے

اے ایمان والو جو تم اپنے ایمان پر ثابت قدم

راہ

رہو

منافقین زبان سے دیکھو ایمان کرنے والے ان کے دلوں

میں ایمان لانے کا حکم دیا گیا کیونکہ اہل دل کی یہ بات

اہل کتاب سابقہ کتابوں پر اور سابقہ انبیاء علیہم السلام

پر ایمان لانے کے ارشاد ہیں کہ تم ان کو دعوت دے کہ تم ان کو

صاحب قرآن علیہ السلام پر ایمان لانے کے ارشاد ہیں

تو ایمان مکمل ہوگا

ترجمہ